

سید زاہد حسین نعیمی اور پاکستان کے عوام کیلئے کرب کے ساتھ شروع ہوا۔ 18 اکتوبر صفحہ 8
از لہٰ زر لہٰ اور مزارات اسے کیا کہہتے ہیں؟
 سب سے بڑا ذریعہ ہوا جس نے لمحہ زمرہ اور مزارات اسے کیا کہہتے ہیں؟ میں آبادیوں کو ویرانوں میں بدل دیا۔ زندگی کو موت کی واہی میں دھکل دیا۔ ہستی بستی زندگی آہ، کرب اور موت کا شکار ہو گئی۔ اس حادثے نے خصوصی طور پر صوبہ سرحد کا علاقہ بالا کوٹ، ماسکرہ، ایپٹ آباد، اور اس کے متصل علاقوں کو اپنی لپیٹ میں سے لیا۔ اور آزاد کشمیر کے چار اضلاع نیلم، ہٹھر آباد، باغ اور روا لا کوٹ پوچھھے میں تباہی مجاہدی۔ یہاں کئی علاقے اور ان کی ہزاروں انسانی بستیاں صفحہ ہستی سے مت گئے حکومت پاکستان کے مطابق 54 ہزار لوگ اس زمرے میں ہلاک ہوئے جبکہ 70 ہزار کے قریب رنجی ہوئے۔ لیکن وسیع تر تباہی سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ حد اور شمار بہت کم ہے۔ یہ رقم السطور نے جن زمرہ زدہ علاقوں کا دورہ کیا اور وہاں توں میں آبادی مٹ گئی لوگوں کے پیارے فوت ہوئے ان کے مطابق یہ تعداد بہت زیاد ہے۔ مثلاً ہمارے پروں میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے گمل چھپراں صرف یہاں 40 آدمی ہلاک ہوئے جبکہ پوچھھر اولاً کوٹ کا ایک گاؤں مغلول ہے جہاں مجموعی طور پر 300 افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ہے۔ وہاں کے علاقوں میں جہاں میڈیا کی رسائی نہیں ہے اور جہاں لوگ چوٹیوں پر زندگی گزارتے ہیں بہت زیادہ لوگ ہلاک ہوئے۔ اس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ صرف آزاد کشمیر کے ان علاقوں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے کسی صورت کم نہیں۔ جبکہ آج 30 اکتوبر 2005 جب یہ سطور لکھی جا رہیں ہیں ضلع مظفر آباد کے علاقے چناری جو دریا جہلم کے کنارے چاٹھی روڈ پر واقع ہے یہاں ایک سکول الفلاح میں مرنے والے بچوں کی تعداد 2 سو سے زائد بی بی کی کوانٹرویو دیتے ہوئے ہیں ایک سلم میں بتائی ہے جن کی لاشیں بھی نکل نہیں نکالی جاسکیں جو مظفر آباد سے دور بھی نہیں ہیں۔

یہ تو ضمناً بیان کر دیا گیا ہے۔ زمرے سے بہت بڑی تباہی ہوئی روزنامہ اوصاف 23 اکتوبر 2005ء آفڈے میگزین نے حکومتی نمائندوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ حکومتی نمائندوں کا کہنا ہے کہ زمرہ سے متاثرہ علاقوں میں دولاٹ مکانات زمین میں ڈھن گئے ہیں، لیکن میرے خیال میں یہ تعداد ازیاد ہو سکتی ہے۔ اس موقع پر جب انسانی آبادیاں صفحہ ہستی سے مت چکی ہیں بڑے بڑے پلازے زمین بوس ہو چکے ہیں۔ اور آری سی عمارت منہدم ہو چکی ہیں۔ مساجد و مدارس، قلعیں اور اے زمین بوس ہو چکے ہیں ایسے میں کچھ عمارت اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں اور انہیں دراٹ سنک نہیں پڑی اور نہ ان کا ایک پتھر یا ایفت ہی اپنی جگہ سے الگ ہوئی ہیں۔ جیسا کہ ایہ عمارت اللہ تعالیٰ کے ان مقدس، اطاعت شعار اور فرمانبردار بندوں کے مزارات اور خانقاہیں ہیں جو اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں اور جو انسانی آبادی کا پتہ دیتی ہیں یہاں خانقاہوں کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔

روا لا کوٹ قصائی گلی میں مجزوب صوفی بزرگ سائیں محمد حسین کامزار اپنی اصل حالت میں موجود ہے جبکہ بازار کی دکانیں تباہ ہو چکی ہیں اور عثمانی گروپ کی توحید مسجد بھی زمرہ کا شکار ہو چکی ہے۔ مرکزی جامع مسجد بھی زمرہ میں متاثر ہوئی ہے۔ اللہ والی مسجد، مسجد سرو راعظم، مسجد محمد یہ غوشہ بھی متاثر ہو ہیں۔ پاک گلی سائیں کالاخانہ کامزار بھی محفوظ رہا ہے۔ پاک گلی پیر جنگ ولی شاہ کامزار بھی مکمل محفوظ رہا ہے۔ پانیولہ پیر جنید شاہ کامزار پیر فضل شاہ کامزار بھی مکمل طور پر زمرے سے محفوظ رہا ہے جبکہ متصل مسجد کو نقصان پہنچا ہے پیر نور شاہ کوئی سید اس کامزار بھی محفوظ رہا ہے، پیر رستم علی شاہ سرچھہ شریف کامزار بھی مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ اس کے متصل مکانات تباہ ہو چکے ہیں۔ حافظ مبارک شاہ اور حافظ نور احمد شاہ کیاں کلاں کامزار مبارک بھی محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں مکانات مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں۔ سائیں سید میر بادشاہ ذریالی شریف کامزار زمرہ سے مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں مکانات زمین بوس ہو چکے ہیں۔ ہاڑی گلی پیر صبح خان اور سائیں نور احمد خان کے علاوہ پیر نجاری شاہ کے مزارات مکمل طور پر محفوظ ہیں جبکہ دلی بائی سائیں مکانات اور ساتھ ہی فوجی چھاؤنی زمین بوس ہو چکے ہیں۔ بد سید اس سر سید اس پیر نیاز علی شاہ کامزار مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں گاؤں جملہ مکانات زمین بوس ہو چکے ہیں اور کافی اموات بھی ہو چکی ہیں۔ عباس پور پیر قمر علی بادشاہ کامزار مکمل محفوظ رہا جبکہ یہاں آبادیاں زمین بوس ہو چکی ہیں۔ باغ ہدیٰ باری مرد کامل بنی حافظ شریف کامزار اپنی اصلی حالت میں موجود ہے بلکہ متصل جامع مسجد غوشہ تباہ ہو چکی ہے پیر سید اس پیر سید نیس شاہ کامزار مبارک زمرہ سے محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں مکانات گر چکے ہیں، سالمیاں باغ میں سائیں گلاب خان کامزار مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں آبادی تباہ ہو چکی ہے اور بہت جانی نقصان ہوا ہے وہی حضرت راہوی خان کامزار زمرہ سے محفوظ ہے اسی طرح مشہور مجزوبہ مائی شیدی کامزار زمرہ سے مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ مضافات کی آبادی زمین بوس ہو چکی ہے۔ کھل ملد یالاں حضرت پیر جنگ کامزار محفوظ ہے جبکہ یہاں کی آبادی تباہ ہو چکی ہے کھل عباسیاں حضرت سائیں نواب خان اور انکے فرزندوں کے مزارات مکمل طور پر محفوظ ہیں جبکہ متصل جامع مسجد نج مرد سہ زمین بوس ہو چکے ہیں اور ان کے خاندان کے تمام گھر اور گاؤں کی آبادی تباہ ہو چکی ہے یہاں بے شمار اموات ہوئیں ہیں بہت جانی اور مالی نقصان ہو اپنے چنان کی آبادی بھی تباہ ہو چکی ہے جانی اور مالی نقصان ہوا ہے لیکن پیر بذھا شاہ کامزار باتی رہا ہے۔ مگر میں آرٹیلری ارجم کے بالمقابل آبادی تباہ ہو چکی ہے گھر زمین بوس ہو چکے ہیں جبکہ پیر بھولہ بادشاہ کامزار اصل حالت میں موجود ہے۔ نروہ جنڈال گاؤں بھی تباہ ہو چکا ہے بیشتر اموات ہوئی ہیں لیکن پیر جیون شاہ کا مزار مبارک اصل حالت میں موجود ہے۔ دھیر کوٹ مرکزی جامع مسجد نج مرد سہ ان کو نقصان پہنچا ہے۔ مسجد تقریباً شہید ہو چکی ہے لیکن سائیں علی بہادر خان کا

مزار مبارک بالکل محفوظ ہے۔ جو پالہ بابا سالم خان کا مزار بالکل محفوظ ہے جبکہ بازار اور متصل آبادی تباہ ہو چکی ہے۔ سوہا وہ شریف ہیر سید علی شاہ ہیر عقب شاہ، ہیر محبوب علی شاہ، ہیر مخدوم شاہ، شمسنا دشہ، ہیر کبر شاہ کے مزارات اصل حالت میں موجود ہیں جبکہ متصل آبادی بر باد ہو چکی ہے۔ ضلع مظفر آباد میں حضرت سائیں سہیلی سرکار کا مزار بالکل محفوظ ہے جبکہ متصل مسجد ثوث چکی ہے۔ سہیلی سرکار پر موجود ایک عینی شاہد کے مطابق مزار شریف پر تلاوت قرآن حکیم میں صروف تھا جب تلاوت فتحم کر کے باہر آیا تو مجھے ہر طرف تباہی ہی تباہی نظر آئی اور میں حیر ان ہو گیا کہ یہ آن واحد میں کیا سے کیا ہو گیا اور مجھے مزار کے اندر اندازہ تک نہ ہوا۔ پرانے سکرٹریٹ کی عمارت پوری تباہ ہو چکی ہیں جبکہ ان کے متصل ایک مرد کامل کا مزار اصل حالت میں موجود ہے۔ قبرستان شاہ سلطان میں مزار شاہ سلطان بھی محفوظ ہے۔ عیدگاہ روڈ پر ہیر عنایت شاہ ولی کا مزار اصل حالت میں موجود ہے جبکہ متصل آبادی مٹ چکی ہے ساتھ ہی پائلٹ ہائی سکول نمبر 1 تقریباً ایک ہزار طلباء مع اسماں ہلاک ہو چکے ہیں اور اسی روڈ پر ہیر سید علاؤ الدین گیلانی اور وہاب الدین گیلانی کے مزار بھی اصل حالت میں موجود ہیں۔ برہال شریف حوالی، تادر آباد باغ، چھتر ولہ باغ، جبی سیداں، کے اولیاء کامیں کے مزارات بھی اصل حالت میں موجود ہیں جن کی آنکھ کی مضمون میں عرض ہو گی۔ روزنامہ جنگ کے کالمنویں حامدیر نے اپنے 24 اکتوبر کے مضمون بخوان، پہاڑ، زمود اور مزار، میں لکھا ہے کہ حضرت سائیں سہیلی سرکار کا اور حضرت شاہ عنایت ولی مظفر آباد کے مزارت اس شدید زمودے میں تباہ ہونے سے محفوظ رہے ہیں انہوں نے بالا کوٹ کے دو مزارات کا بھی ذکر کیا ہے جہاں پورا بالا کوٹ صفحہ ہستی سے مٹ چکا ہے۔ یہ دعوت فکر ہے کہ اس زمودے میں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے مزارات محفوظ رہے ہیں اسے کیا کہا جائے ہر آدمی حیرت سے اس سارے معاملے کو دیکھتا ہے۔ میری ناقص سمجھ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزر اری ان کا دل تقویٰ و خوف الہی سے سرشار تھا وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے اس کے پیارے ہو چکے تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے دوست ہونے کا شرف حاصل ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ دنیا والوں کو بتانا چاہتا ہے کہ جو میر افرمانبردار بن جاتا ہے میر ادوست بن جاتا ہے اسے بعد ازوصال بھی زندہ رکھا جاتا ہے ایک زمودہ نہیں لاکھوں زمودے بھی اسے کچھ نہیں کر سکتے اے بندے مومن اگر تو نہ بھی اس کے غصب سے چھنا ہے تو اطاعت اور فرمانبردار بندہ بن جاتا کہ تم بھی محفوظ رہیے۔ اور دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو کسی لحاظ سے بھی بارہنیں کرتا سو اس بتا پر اپنے محبوب بندوں کے مزارات اور خانقاہوں کو باقی رکھ کر دوستی کا حق ادا کر دیا۔ حالیہ زمودہ میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب زمودہ ہوا لوگوں نے اپنے گھر چھوڑ دیئے اور مزارات اولیاء میں پناہ لے لی یوں وہ بھی زمودے کی تباہ کاری سے محفوظ رہے اسی طرح کئی لوگوں نے مظفر آباد باغ سے ہجرت فرمائ کر کوٹر شریف خانقاہ حضرت قبلہ ہیر مہر علی شاہ اور بری امام سرکار حضرت شاہ عبدالطیف اسلام آباد پناہ لی ہے جہاں ان کو کھانا اور رہائش مہیا کئے گئے ہیں۔ زمودہ کے بعد پاکستان کے عوام نے جہاں اشیاء و قربانی کی اعلیٰ مثال قائم کی وہاں پاکستان کے روحاںی مرکز خانقاہوں سے بیشمار سامان امدادی ہر کیک باغ روکا کوٹ اور مظفر آباد شریف لائے۔ اس لحاظ سے ان مزارات میں آسودہ خاک کامیں کے گدی نشیں حضرات نے خدمت خلق کا حق ادا کر دیا۔ حضرت قبلہ ہیر صادق فاؤنڈیشن، سلطانیہ ٹرسٹ، خدمت خلق فاؤنڈیشن نے بھر پور مالی امداد اور متأثرین کی بحالی میں کردار ادا کیا، ہیر علاؤ الدین صدیقی بتریاں، ہیر نفل ربانی نیریاں شریف، ہیر امین البجانب، حضرت شریف، ہیر صاحب کوٹر شریف، ہیر صاحب موزہ شریف، ہیر عتیق الرحمن فیض پوری، خانقاہ، سیال شریف، خانقاہ حضرت شاہ ہیر امین سمیت بہت سے مشائخ اور ہیر ان عظام نے اہم کردار ادا کیا اور کر رہے ہیں۔ جو یقیناً دیگر لوگوں کیلئے تکلید کا باعث اور باعث حوصلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان روحاںی مرکز کوئا قیامت قائم رکھے۔

آمین بحاجہ سید امداد ملیں ﷺ

WWW.NAFSEISLAM.COM